رسائل و مسائل

علم غیب، حاضر و ناظر، اور سجود لغیر اللہ کے مسائل

سوال:۔ تفہیم القرآن زیر مطالعہ ہے۔ شرک کے مسئلہ پر ذہن اُلجھ گیا ہے۔ براہِ کرم رہنمائی فرمائیں۔ تفہیم القرآن کے بغور مطالعہ سے یہ امر ذہن نشین ہو جاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی مخصوص صفات ہیں عالم الغیب ہونا اور سمیع و بصیر ہونا جس کے تحت ہمارے مروجہ الفاظ حاضر و ناظر بھی آجاتے ہیں اور بھی شامل ہیں۔ خدا کے سوا کسی کو بھی ان صفات سے متصف سمجھنا شرک ہے۔ اور مخلوق میں سجدہ، رکوع وغیرہ بھی ذات باری سے مختص ہیں۔ شرک کو خداوند تعالیٰ نے جرم عظیم اور ناقابل معافی گناہ قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے جرم کا وہ خود کسی کو حکم نہیں دے سکتا۔ مگر فرشتوں کو آدمؑ کے لیے سجدہ کا حکم دیا۔ اسی طرح کوئی نبی نہ تو شرک کرتا ہے اور نہ کرواتا ہے۔ مگر حضرت یوسفؑ کے سامنے ان کے بھائیوں اور والدین نے سجدہ کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر سجدہ غیر اللہ کے لیے شرک ہے تو مندرجہ بالا واقعات کی کیا توجیہہ ہوگی۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ علم غیب اگر خداوند تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے تو یہ کسی بھی مخلوق میں نہ ہونی چاہیے۔ لیکن قرآن و حدیث اس امر پہ دلالت کرتے ہیں کہ انبیاء و رسل کو علم غیب ملتا ہے۔ پھر کسی مخلوق میں یا کسی فرد میں اس صفت کو ہم تسلیم کریں تو مرتکب شرک کیوں ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کا علم دے رکھا تھا تو آخر اسے مشرک کیوں کہا جائے؟ بعض لوگوں کے خلاف اسی بنا پر شرک کے ارتکاب کا فتویٰ لگایا جاتا ہے۔ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت علم غیب کو